بانئ حلقۂ رحمانی، انعامِ لاثانی، حضرت خواجہ صوفی شاہ

محمد انعام الرحمٰن قدوسی سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

یہ حقیقت اہلِ نظر سے پوشیدہ نہیں ہے کہ اسلام بزورِ شمشیر نہیں بلکہ جلیل القدر اولیائے کرام کی سیرت و کردار سے پھیلا ہے۔ زمین تپتی ہے تو بارش ہوتی ہے۔ رات کی سیاہی گہری ہوتی ہے تو صبح کا نور طلوع ہوتا ہے مخلوقِ خدا جب گمراہ ہوجاتی ہے تو خدائے غفور الرحیم کی رحمت کو جوش آتا ہے اور کسی رہبر کا ظہور ہوتا ہے۔ اور وہ اللہ کا بندہ مشعلِ ہدایت لیکر آگے بڑھتا ہے اور امّت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوئے ہوئے شیروں کو جگاتا ہے اور بھٹکے ہوؤں کیلئے حسنِ اخلاق اور اتباعِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلقین کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ اس زُمرے میں اولیائے کرام آئے جو خدا کے بندوں پر خدا کی دلیل وحجت ہوتے ہیں۔ ان ہی میں ایک نام حضرت شاہ محمد انعام الرحمٰن قدوسی صابری علیہ الرحمہ کا بھی ہے۔ آپ سہارنپور شریف کے رہنے والے تھے۔ سنِ شعور سے ہی اللہ اللہ کرنے کا شوق اور اہل اللہ سے ملنے کا ذوق تھا۔ آپکے والدِ ماجد حضرت شاہ فضل الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود اکابرِ اہلِ دل میں سے تھے۔ اور صاحبِ کشف و کرامت درویش تھے۔ آپ ددھیالی سلسلہ سے ''انصاری ایوبی'' اور ننھیالی سلسلے سے

حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی نواسگی کی وجہ سے ’’قدوسی‘‘ ہیں۔

حسبِ دستور تعلیم کلامِ ربّانی کے بعد عربی اور فارسی کی ابتدائی تعلیم دی گئی۔ بعد فراغتِ تعلیم منشی محمد اعلیٰ صاحب سے فنِ نقشہ نویسی حاصل کیا ساتھ ہی ساتھ بچپن کی اس لگن کی تربیت بھی فرماتے رہے، جو اللہ اللہ کرنے کیلئے قلب میں تھی اور چونکہ ماحول سازگار تھا اور خداترس بزرگوں کی صحبت رہی، اس لئے وہ ازلی استعداد قابلِ تکمیل بنتی رہی۔

بعد تکمیل فنِ نقشہ نویسی ممبئی تشریف لے گئے اور ۱۹۱۵ء میں ’’نقشہ نویس‘‘ کی حیثیت سے ملازمت اختیار کی۔ ملازمت کی ذمہ داریوں کو نہایت دیانت و امانت سے پورا فرمانے کے ساتھ ساتھ قلب ذکرِ الٰہی میں مشغول رہا اور زبان اپنے معبودِ حقیقی کا نام جپتی رہی۔ ایک مرتبہ دفتر پہنچنے پر انگریز افسرِ اعلیٰ نے بلایا اور ایک نقشہ دیکر کہا کہ اسکو فورًا بنا کر لاؤ بہت ضروری ہے۔ نقشہ لیکر اپنی میز پر تشریف لے آئے اور نہایت انہاک اور کوشش سے اس کی تیاری شروع کردی۔ اسی دوران نمازِ ظہر کا وقت آ گیا۔ چنانچہ آپ بارگاہِ رب العزت میں حاضر ہوگئے اور مصروفِ عبادت ہوئے۔ جب فارغ ہوکر میز پر تشریف لائے تو انگریز افسر غصہ میں بھرا بیٹھا تھا، جھلا کر بولا ’’بابو انعام‘‘ نوکری کروگے یا نماز پڑھوگے‘‘؟ دونوں کام نہیں ہوسکتے۔ آپ نے نقشہ لپیٹ کر افسر کے سامنے لے جا کر رکھ دیا اور فرمایا ’’صاحب! انعام نماز پڑھے گا نوکری نہیں کرے گا۔‘‘ یہ کہہ کر آپ گھر تشریف لے آئے۔ اس عزیمت کا یہ نتیجہ نکلا کہ افسرِ اعلیٰ کے تبادلے کے احکام صادر ہوگئے۔ اس افتاد پر وہ بہت گھبرایا اور شام کو خود آپ کے درِ دولت پر حاضر ہوکر معافی مانگی اور کہا ’’بابو انعام تم نماز بھی پڑھوگے اور نوکری بھی کروگے۔ ہم کو معاف کردو اور صبح دفتر آؤ۔‘‘

ممبئی میں قیام کے دوران حصولِ معرفتِ الٰہی کا شوق بڑھتا رہا اور مرشدِ حق کی تلاش جاری رہی۔ یہاں تک کہ حیدرآباد سے حضرت مولانا شبیر احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ ممبئی تشریف فرما ہوئے اور یوں آپ مرشدِ کامل مولانا شبیر احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مرشد نے ایک نظر مرید پر ڈالی تو پہچان لیا کہ یہ شہباز بلند پرواز ہے۔ اُدھر مرید نے مرشد کی زیارت کرتے ہی محسوس کیا کہ میری پیاس اِسی کے جامِ وحدت سے تسکین یاب ہوگی۔

غرضیکہ بقول شاعر ؎

آنکھوں آنکھوں میں جانے وہ کیا فرما گئے

آپ نے بڑھکر قدم چوم لئے اور شرفِ بیعت حاصل کیا۔ بیعت حاصل کرنے کے بعد آپ نے باضابطہ نصابِ تعلیم روحانی سلسلۂ عالیہ قدوسیہ صابریہ کی تکمیل شروع فرمادی۔ آپ کے پیرومرشد نے بھی بہت توجہ اور خصوصی کرم سے آپ کی تربیت کا اہتمام فرمایا۔ مرشد کی توجہ ٔ خاص سے تمام حجابات جلد ہی دور ہوگئے اور دیکھتے ہی دیکھتے قلب انوار وتجلیات کا گہوارہ بن گیا چنانچہ آپ کے پیرومرشد نے آپ کو مسند خلافت سے سرفراز فرما کر اجازتِ بیعت اور مخلوق کی رشد وہدایت کی خدمت سپرد فرمائی۔

اجازت وخلافتِ بیعت کے بعد ملازمت کی بندشیں آپ کی طبیعت پر گراں ہوئیں۔ لہٰذا ممبئی کی ملازمت ترک فرما کر سہارنپور تشریف لے آئے۔ اور گم گشتگانِ راہِ ہدایت کی راہنمائی اور بیعت فرمانے کا سلسلہ شروع کردیا۔ اس کے ساتھ ساتھ معاش کیلئے ''تجارت'' بھی شروع کی۔ آپ صبح سے شام تک دکان پر تشریف فرما رہتے اور کاروبار کرتے، مگر زبان پر ذکرِ اللہ جاری رہتا اور

قلب یادِ الٰہی سے معمور رہتا۔

۱۲سال کا طویل زمانہ اسی ریاضت میں گزرا اور کسبِ حلال کی مصروفیات کے ساتھ آپ مخلوقِ خدا کی خدمت اور راہنمائی کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔اُسی زمانہ میں ہمارے جدالمرشد حضرت شاہ محمد فاروق رحمانی الملقب محبوبِ رحمانی بھی آپ کی بیعت سے سرفراز ہوئے۔اسکے بعد آپ نے خانہ نشینی اختیار فرمائی اوراب آپ کا تمام وقت ذکرِ الٰہی اور خدمتِ خلق میں مصروف ہونے لگا۔ یہ زمانہ بھی تقریباً ۱۲برس پر محیط ہے۔

اولیائَ اللہ سے کرامات کا نہ اظہار ضروری ہےاور نہ ہی ولی ہونے کی شرط،مگر جن حضرات کو انسانوں کی رشدو ہدایت کیلئے مقرر کیا جاتا ہے۔ ان سے بعض ایسےامور ظاہر کرائے جاتے ہیں جو منکرین کے قلوب میں عقیدت وتسلیم پیدا کردیں،اسی بنا پر انبیائے کرام علیہم السلام کو معجزات سے نوازا گیا۔اور اولیائے کاملین کو کرامات کا شرف بخشا گیا۔آپ سے بھی کئی کرامات کا ظہور ہوا۔تحدیثِ نعمت کیلئے تبرکًا ایک واقعہ عرضِ خدمت ہے۔ایک مرتبہ آپ کے رشتہ کے بھائی جناب حکیم محمد یعقوب صاحب قدوسی رحمۃ اللہ علیہ(جو خود بھی عالمِ باعمل اور جید حافظِ قرآن تھے)ایک قتل کے ملزم کولیکر حاضرِ خدمت ہوئے۔مقدمہ ختم ہو چکا تھا اور ملزم کےخلاف قوی شہادتیں قتل کے ثبوت میں گزری تھیں۔ صفائی کمزور تھی اورخیال اغلب تھا کہ سزا ضرور ہوگی۔مقدمہ کی تمام تیاری مکمل تھی صرف فیصلہ باقی تھا۔آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مقصدِ حاضری عرض کیا۔ کچھ دیر تامل کے بعد فرمایا کہ ۱۴سال کی سزا کاحکم لکھاجاچکاہے۔’’ حکیم صاحب نے عرض کیاکہ‘‘ اب تومیں ان کو لیکر حاضر ہوگیاہوں جناب ضرور دستگیری فرمائیں۔’’حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دیر تک اصرار کرنے پر فرمایا کہ’’اچھا بھائی

اللہ پر بھروسہ رکھو چھوٹ جاؤ گے'' چنانچہ جب مقدمہ کا فیصلہ سنایا گیا تو سننے والوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جج نے ملزم کو صاف بری کر دیا۔

یہ تصرفات دراصل اظہار ہیں مقامِ قربِ کے۔اسلئے صاحبانِ قرب کو قوت سے نوازا جاتا ہے۔

اولیاء	راہست	قدرت	ازالہ
تیرِ جستہ	باز	گر	داند زِ راہ

بالآخر وقتِ موعود پورا ہو گیا اور شمعِ ہدایت اور آفتابِ فضل و کرامت کی روحِ مقدس اس جسدِ عنصری کو چھوڑ کر واصلِ بحق ہوگئی۔ آپ کے وصال کی تاریخ ۴ فروری ۱۹۵۴ء بمطابق ۲۸ جمادی الاوّل ۱۳۷۲ھ ہے۔

آپ کا مزارِ مبارک سہارنپور شریف (انڈیا) میں مرجعِ خلائق ہے۔

آپ نے تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں سوگوار چھوڑیں۔

آپ ''حلقۂ رحمانی'' کے بانی ہیں اور آپ کے ہی نام نامی اسمِ گرامی سے ''رحمانی'' سلسلہ منسوب ہے۔ جو ''چشتیہ صابریہ'' سلسلے کی شاخ ہے۔

آپ نے اپنے مریدین و خلفاً کا سلسلہ بہت طویل نہ فرمایا۔لیکن جو چند خلفاً آپ نے بنائے۔ وہ سب کے سب آسمانِ ولایت و طریقت کے درخشندہ ستارے بنے۔ان میں پاکستان میں ''حلقۂ رحمانی'' کو فروغ دینے والے ہمارے جد المرشد محبوبِ رحمانی ،حضرت خواجہ شاہ محمد فاروق رحمانی قادری چشتی صابری نظامی رحمۃ اللہ علیہ کا نام خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔

آپ نے اپنے مریدین اور طالبانِ راہِ طریقت کی تعلیم و تربیت کیلئے دو کتابیں ''باب الانعام'' اور ''تعلیم الرحمٰن'' تصنیف فرمائیں۔ جن میں آپ کے

ارشادات وملفوظات تصوف وطریقت کا نچوڑ اور اصلاحِ احوال کا اہم ترین ذریعہ ہیں۔تبرکاً آپ کے چند ارشاداتِ عالیہ مندرجہ ذیل ہیں۔

- سب سے بڑا وظیفہ حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔
- اگر کسی کے دل میں خدا طلبی کا شوق ہو تو وہ اہل اللہ کی صحبت اختیار کرے۔
- اسراف سے اجتناب کرو۔روپیہ اور مال کا صحیح صحیح استعمال کرو، یہ ایمان کی ڈھال ہے۔
- سادہ لباس، سادہ خوراک سے زندگی آسان رہتی ہے۔
- مہمان کی وہ تواضع کرو، جو ہمیشہ بے تکلف جاری رکھ سکو۔
- جو دل سے دور ہے وہ پاس بیٹھا بھی دور ہے۔اور جو دل سے نزدیک ہے وہ دور بیٹھا بھی نزدیک ہے۔
- جو دوست انتقال کر گیا ہے اسے اس وقت تک ایصالِ ہدیہ کرتے رہو جب تک کہ دل مطمئن نہ ہو جائے۔یہی حقِ دوستی ہے۔
- معمول رکھا کرو کہ تجارت کے منافع میں سے کچھ خیرات نکالتے رہا کرو۔
- اگر تمہارے ذمہ کسی کا قرضہ یا کسی کی امانت یا اور کوئی حق ہو تو اس کی یادداشت بطورِ وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھو۔
- اگر تم کو حق تعالیٰ خیرات کرنے کی توفیق عطا فرمائے تو اپنے رشتے داروں کو اور ہمسایوں کو اور یتیموں کو دو جو تمہارے قریب ہوں۔چلتے پھرتے لوگوں کو نہ دو۔
- اگر تیرے دل میں یہ خواہش پیدا ہو کہ قوم کا رہبر یا واعظ یا پیر یا

مفتی یا منصف بنوں ۔تو یہ سب تیرے لئے فتنہ ہیں اور اس صورت میں مخلوق کو تکلیف پہنچے گی۔اگر مخلوق مجبور کرے اور تیرے دل میں اس کی خواہش نہ ہوتو اس صورت میں مخلوق کو فائدہ ہوگا۔ معاملات کے فیصلے کرنے میں رشوت نہ لینا چاہئے۔

✪ اللہ کے واسطے خوددو۔کسی کو اپنے نام کا دینے کی وصیت نہ کرو۔ وصیت کرنا یہ شیطان کا دھوکہ ہے جب تم اپنا مال خود ہی نہیں دے سکتے ۔تو دوسروں کو کیا ضرورت پڑی کہ اپنے پاس سے تیرے نام کا دیں۔اکثر لوگوں کو میں نے دیکھا ہے کہتے ہوئے کہ بیٹے ہمارے نام کا دیا کرنا۔ ان سے پوچھا جائے خود کیوں نہیں دیتے ۔قرآن شریف میں ارشاد ہوتا ہے۔

اَلۡهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ (التکاثر ۳۰/۱،۲)

’’لوگو! تم کو غفلت میں رکھا کثرتِ مال کی حرص نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔‘‘ (کنزالایمان)